بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والد، شوہر، دو بیٹوں، دو بیٹیوں اور دو بہنوں میں وراثت کی تقسیم

سوال:

محترمی و مکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرحومہ اپنے بعد اپنی والدہ، شوہر، دو بیٹے، دو بیٹیاں اور چھ بہنیں چھوڑ کر گئی ہے۔

مرحومہ کی جملہ وراثت 1245865 (بارہ لاکھ پینتالیس ہزار آٹھ سو پینسٹھ روپے) ہے۔

اس کو کس طرح تقسیم کریں؟ براہِ کرم راہنمائی فرمائیے۔

سائل: محمد زین الدین فضیل، حیدر آباد۔ انڈیا

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرحومہ کی وفات کے وقت جو منقولی یا غیر منقولی جائیداد اس کی ملکیت میں تھی، اس میں سے تجہیز و تکفین کے اخراجات نکالنے، قرض اگر ذمہ میں ہو تو اس کی ادائیگی کرنے اور کسی جائز کام کی وصیت کی ہو تو ایک تہائی مال میں اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد اگر کل ترکہ وہی ہے جو سوال میں درج ہے، تو اس میں درج ذیل ورثاء اپنے اپنے مقرر شدہ حصہ کے حق دار ہوں گے۔ تفصیل یہ ہے:

حسبِ تصریح کل ترکہ 1245865 (بارہ لاکھ پینتالیس ہزار آٹھ سو پینسٹھ روپے) میں سے مرحومہ کے شوہر کو 311466.3 (تین لاکھ گیارہ ہزار چار سو چھیاسٹھ روپے تیس پیسے) ملیں گے۔ مرحومہ کی والدہ 207644.2 (دو لاکھ سات ہزار چھ سو چوالیس روپے بیس پیسے) کی حق دار ہو گی۔ ہر بیٹی کو 121125.8 (ایک لاکھ اکیس ہزار ایک سو پچیس روپے اسی پیسے) ملیں گے، اور ہر بیٹا 242251.5 (دو لاکھ بیالیس ہزار دو سو اکاون روپے پچاس پیسے) کا حق دار ہو گا۔ مرحومہ کی بہنیں وراثت سے محروم ہوں گی۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد الیاس گھمن

16-شعبان المعظم 1443ھ/20-مارچ 2022ء